رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۴ مارچ ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۲

گلدستۂ اخبار

مسٹر گاندہی کا نوجوان اور ہونہار فرزند والدین کو داغ مفارقت دے گیا۔ افسوس

زنانہ یونیورسٹی کے محرک پروفیسر کرے صاحب آجکل کلکتہ میں رونق افروز ہیں۔ بنگالی لیڈروں سے مشورہ کرینگے۔

باشندگان دہلی نے ۲۰ مارچ کی شام کو حضور ویسرائے کے اعزاز میں ایک عالیشان الوداعی دعوت دی۔

حضور لارڈ ہارڈنگ ۳۱ مارچ کو دہلی سے عازم بمبئی ہونگے۔ گزٹ آف انڈیا میں خاص اعلان شائع ہو گیا ہے۔

برٹش محاذوں بہت سی ہوائی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں میدان ہمارے ہاتھ رہا۔ غنیم کے طیارے نیچے اتار دیئے گئے۔

پرتگال میں قومی وزارت مرتب ہو گئی۔ سنہور المیڈا صاحب صدر اعظم ہونگے۔

شاہ مینول نے تمام شاہی معتقدین کے نام تاکیدی حکم جاری کیا۔ کہ دوران جنگ میں گورنمنٹ کی حمایت کریں۔

اطالوی سپاہ نے محاذ سائزو میں قابل قدر کامیابی حاصل کی۔ غنیم کی خندقوں پر قبضہ کر لیا۔

مہلا میں بھی عربوں کا مورچہ خالی ہو گیا ہے۔ وہاں اغلباً کوئی مزاحمت نہ ہوگی۔

سید احمد کے ساتھی بد دل برداشتہ ہو گئے ہیں۔ اور بھوک سے لاچار ہیں۔

اولاد علی قبیلہ کے ایک سردار نے بھی معافی کی درخواست پیش کر دی ہے۔

غنیم نے ایک روز پیشتر بمقام [illegible] اپنے ذخائر گولی بارود کو توڑ دیا تعاقب جاری ہے

حضور لارڈ کرزن کی شکستہ کہنی مندمل ہو رہی ہے۔ اور حضور ممدوح رو بصحت ہیں۔

رومانیہ اور جرمنی کے تعلقات سیاسی بھی منقطع ہو گئے۔ جرمن سفیر بخارسٹ سے پروانہ راہداری لیکر چلدیا۔

روس اور رومانیہ کے درمیان باہمی قرارداد طے ہو گئی۔ روس نے سرویہ کا علاقہ رومانیہ کو دیدیا ہے۔

محاذ ورڈن میں نہایت شدید جنگ ہو رہی ہے۔ فرنچ کا پلہ بھاری ہے۔

جرمن اپنی ساری طاقت اس معرکہ میں صرف کر رہے ہیں۔ لیکن کامیابی معلوم۔

ورڈن کے نواح میں فرانسیسی موٹر سروس نہایت کامیابی سے کام کر رہی ہے۔

اہل جرمنی اب جنگ سے تنگ آ گئے ہیں۔ اور معرکہ ورڈن میں آخری زور لگا رہے ہیں

دیانند ہائی سکول لاہور میں آئندہ کوئی شادی شدہ طالب علم شامل نہ کیا جائیگا۔

تار برقیات

لنڈن ۲۰ مارچ - روم کنگار ڈیلی کا برلن نامہ نگار کہتا ہے کہ کیل ولہلمسہاون اور ہیلیگولینڈ ... میں جرمنی بحری بیڑوں کا حال ہی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ - سنٹرل نیوز کا زیورچ کا کرسپانڈنٹ کہتا ہے - کہ قابل اعتماد ذرائع سے رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ وردن کے جنگ میں جرمنوں کی طرف سے برابر بیجا جان توڑ کر رہی ہیں، مگر اب ان کے پاس افواج محفوظ نہیں ہے - اور وہ اپنی حوائج کی اصلاح نہیں کرسکتا - بوہیمیا میں پرشیا کے خلاف سازشیں زور شور سے ہو رہی ہیں۔

لنڈن ۲۰ مارچ - ایک جرمن اخبار راوی ہے - کہ روسی پولینڈ میں جہاں آسٹریوی قابض ہیں - ہیضہ ٹیفس اور ٹائیفائڈ بخار کا زور ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ - ایک سرکاری بیان سے ظاہر ہے کہ ترکوں نے تین جرمنوں کے ماتحت مرسا مطروح سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر مقام ۱۵ اور ۱۶ مارچ کو حملہ کیا - مگر سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے - اور چالیس میل تک ان کا تعاقب ہوتا رہا - ہماری فوج کے سترہ آدمی کام آئے برٹش کا ایک قتل اور ۷ زخمی ہوئے۔

لنڈن ۲۰ مارچ - پیٹروگراڈ - ایک کمیونیکے مظہر ہے کہ روسی ارض روم سے ۷۰ میل مغرب کو ہیں - رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ترکی فوج جرمن افسروں کے ماتحت کرسن کرچیسٹر نیوس خط پر بڑی عجلت کے ساتھ خندق گزیں ہو رہی ہے - محکمہ جنگ ہزاروں سویلینوں کو مہاتوں علاقہ میں توپوں پر کام کرنے کو مجبور کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ - سالونیکا - یونانی علاقہ میں جرمنوں کے خندق گزیں ہونے کے سبب سے ایک مضبوط فرانسیسی دستہ نے بھی ہاں قدم جما لئے ہیں - اور ڈائرن کے نزدیک سرحد پر گاؤں صاف کروا لئے ہیں - دونوں طرف سے گولہ باری ہوئی - مگر باوجود جرمنوں کو کمک پہنچ جانے کے کوئی عام جنگ نہیں ہوئی - فرانسیسیوں میں صرف ۱۲ آدمی کام آئے - دول متحدہ اور جرمن اب بالمقابل ہیں - اور کچھ ہلچل کی امید کی جاتی ہے۔

لنڈن ۲۰ مارچ - پیرس - کمیونیکے مظہر ہے کہ جرمنوں نے میلنکورٹ کے جنوب کی جانب قدرے سخت گولہ باری کی - اور ایپارجیں پائیو پہاڑی پر ایک چھوٹا سا حملہ کیا - مگر بالکل ناکام رہے - ووکس میں ٹھہر ٹھہر کر گولہ باری ہوتی رہی - اور ایپرجس میں بھی توپوں کی کھڑک تھی۔

لنڈن ۲۰ مارچ - پیرس - نیم سرکاری اعلان میں مذکور ہے کہ جنگ وردن کے ۳۰ ویں دن کے قریب جرمن کوششیں شکست ہو گئیں ہیں - جن سے معلوم ہوتا ہے - کہ جرمنو نے اپنے نقصانات کا کیسا بڑا احساس کیا ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ - پیرس - کمیونیکے مظہر ہے کہ ہمارے توپ خانہ نے ارگون میں دشمن کی خندقوں کا تہس نہس کر دیا - اور گاس کے حفاظت خانے برباد کر دیئے - جس سے سلنڈروں میں گاس کے بادل اٹھنے لگ پڑے ہم نے ایوکورٹ اور میلنکورٹ کے درمیانی رقبہ نصف قطر پر سختی کے ساتھ گولہ باری کی اور دشمن کو جو بائیں مونٹ ڈوکس کے شمال میں جمع ہو رہے تھے منتشر کر دیا - دن کے وقت جرمنوں نے بھاری گولوں کے ساتھ گولہ باری کرنے کے بعد میوز کے مغرب میں اپنا محاذ وسیع کرنے کی کوشش کی - ایک نئی ڈویژن نے جو محاذ کے ایک بعید حصہ سے منگوائی گئی تھی - ایوکورٹ اور میلنکورٹ کے درمیان سیلاب وار حملہ کیا - مگر ہماری پیادہ فوجوں کی بندوقوں کی باڑ اور کلدار توپوں کی آتش بازی نے حملہ کو بالکل ناکام کر دیا - اور دشمن کو سخت نقصان پہونچا! میوز کے مشرق میں وقفہ کے ساتھ گولہ باری ہوتی رہی - ہمارے ہوائی جہازوں نے ڈون سرمیوز کے ریلوے سٹیشن پر بم پھینکے - جہاں بے شمار فوجیں جمع تھیں - وردن کے علاقہ میں دشمن کا ایک طیارہ نیچے اتار لیا گیا۔

لنڈن ۲۰ مارچ - اطالوی کمانڈر انچیف جنرل کڈورنا جب پیرس میں پہونچا تو لوگوں نے خوشی کے نعرے لگائے - اور جب جنرل کڈورنا اور جنرل جافری موٹر کار پر سوار ہو کر کوچوں میں سے گزر رہے تھے تو بھی لوگوں نے نعرے مارے۔

صوفیہ سے جرمن کے خلاف بلوہ کے وقوع پذیر ہونے کی خبر موصول ہوئی ہے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

آدم اور حوّا

(۴)

گذشتہ ہفتہ کے پرچے میں ہم نے بتایا تھا کہ آدم اور حوّا کے دین و ایمان کی ایک جزو یہہ تھی کہ وہ خدا تعالےٰ کے اس وعدہ پر ایمان رکھتے تھے کہ عورت کی نسل شیطان کے سر کو کچلے گی۔ اور یہ وعدہ مسیح کا ایما اور علامت تھا۔ مگر اب ہم اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آدم اور حوّا کے دین و ایمان کی دوسری جزو قربانی* کرنا تھا۔ جو نیز مسیح اور اس کے کام کی علامت تھا۔ اس کے متعلق سب سے پہلی مثال اور واقعہ جو ہماری نظروں کے سامنے آتا ہے یہ ہے کہ قائن اور ہابیل دونوں نے ایک مرتبہ خدا کے حضور ہدیے گذرانے تو خدا نے ہابیل کے ہدیہ کو جو بھیڑ بکریوں میں سے تھا منظور کر لیا۔ اور قائن کے ہدیے کو جو فصل کے پہلے پھلوں میں سے تھا منظور نہ کیا۔ اس منظوری اور نا منظوری کی وجہ جو کلام میں مذکور ہوئی ہے یہہ ہے کہ ”اگر تو اچھا کرتا کیا تو مقبول نہ ہوتا؟“ اس سے ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ میں اناج گذران کر اچھا نہ کیا تھا۔ اناج گذراننا خدا نے مقرر نہ کیا تھا مگر حیوان کا گذراننا اچھا کرنا تھا۔ کیونکہ یہی خدا نے مقرر کیا تھا۔ اور ہابیل نے اس مقررہ قاعدہ کے مطابق کیا تھا۔ اس لئے منظور ہو گیا تھا اور پھر خدا نے فرمایا کہ اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ دروازے پر موجود ہے۔ اور تیرا ارادہ رکھتا ہے پر تو اس پر غالب آ۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے ”اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ کی قربانی دروازہ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ اور تیرا شوق رکھتی ہے۔ اور تو اس پر حکومت کر“ جس لفظ کے معنی بائبل میں گناہ کئے گئے ہیں۔ اس کے معنی خطا کی قربانی یا گناہ کی قربانی دینی ہے۔ اور جس لفظ کے معنی موجود کئے گئے ہیں۔ اس کے معنی ہے بیٹھنا جیسے جانور بیٹھتے ہیں پس اس کا مؤخر الذکر ترجمہ زیادہ صحیح اور تیر بہدف ہے۔ اور معنوں سے پُر ہے پس قربانی کرنا وہ فعل تھا جو خدا نے ہمارے جد امجد آدم کو سکھایا تھا اور اُس نے اپنے بیٹوں کو یہہ تعلیم دی تھی۔ اور اُن میں سے ہابیل نے اُس پر عمل کیا۔ اور یہ خدا کے نزدیک اچھا فعل تھا۔ اور مقبولیت کا باعث تھا۔ دوم۔ جب ہم یہ کیفیت ہوا دیکھتے ہیں کہ عین آدم کے گناہ کرنے کے بعد اور خدا کا اس سے وعدہ نجات دہندہ دینے کے بعد خداوند خدا نے آدم اور اس کی جورو کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کے اُن کو پہنائے“ تو ظاہر ہے کہ اس کا علاقہ وعدہ کے ساتھ ہے۔ بالضرور وہ انہیں جانوروں کے چمڑے ہوں گے جن کو آدم نے اپنے گناہوں کی معافی کے لئے خدا کی ہدایت سے قربان کیا تھا۔ اس موقعہ سے پہلے چمڑے کا کہیں ذکر نہیں آیا۔ اور یہ بھی واضح ہے کہ برگشتگی سے پہلے نہ تو زمین ملعون تھی۔ اور نہ موت مخلوقات پر وارد ہوتی تھی کیونکہ لعنت اور موت آدم ہی کے گناہ کے سبب سے نہ صرف انسان پر بلکہ حیوانات پر بھی حتیٰ کہ تمام زمینی مخلوقات پر بھی وارد ہوئی اور مخلوقات بھی بطالت کے اختیار میں کر دی گئی۔ اس عمل میں یہ سبق سکھایا گیا ہے۔ کہ جانوروں کا خون تمہاری روحانی برہنگی اور شرمندگی ڈھانپنے کے لئے ہے مگر ان کا چمڑا تمہاری جسمانی برہنگی اور شرمندگی دور کرنے کا باعث ہے۔ جس طرح سے تمہاری اپنی تجویز اور تیار کردہ انجیروں کے پتوں“ کے لباس تمہاری خواہش کو پورا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح تمہاری اپنی کوئی تجویز تمہارے گناہ دور نہیں کر سکتی لہٰذا میرا مقرر کردہ طریق استعمال کرو کہ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے جانور قربان کیا کرو۔ کیونکہ بغیر خون بہائے گناہوں کی معافی نہیں“۔ عورت کی نسل کا موعود نجات دہندہ بھی اسی طرح بہتوں کے گناہوں کے لئے اپنا خون بہائیگا۔ جس کی راستبازی تمہاری راستبازی کا لباس ہوگا اور اس کا خون تمہارے گناہوں کی قربانی اور کفارہ ہوگا۔ آلہی طریق النجات میں یہ دونوں باتیں شامل تھیں۔ جن کی مزید توضیح موسوی شریعت میں ہوئی۔ اور تکمیل مسیحی شریعت میں پس آدم اور حوّا مسیحی تھے نہ کچھ اور۔

متعدی امراض کا اثر جمادات پر

”ہمعصر ہندوستان“ راوی ہے کہ بانہ اتنے دنوں کی اجمیر میں وبا چیچک پھیل رہی ہے۔ اور اس مرض کا وہاں اس قدر زور ہے کہ انسان اور حیوان تو ایک طرف نباتات اور جمادات پر بھی اس بیماری کا اثر ہونے لگا ہے۔ چنانچہ بقول ہمعصر اجمیر گزٹ۔ پتھر سیل ونکی وغیرہ مسفیلا میں بھی چیچک کے

سے والے نمودار ہوتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ داغوں کی تہ نشے پر اندر سے سرخی مائل تیچر نکلتا ہے۔ کیا کوئی سائنس دان اس معاملہ پر روشنی ڈالکر پبلک کے استعجاب کو دور کریگے۔ ہم اپنے ہمعصر سے سفارش کرینگے۔ کہ وہ اس واقعہ کو بائبل میں (احبار ۱۴: ۳۳ سے ۴۹ تک اور ۱۳: ۴۷ سے ۵۹ تک) کی روشنی میں دیکھیں۔ جہاں عمارت اور پوشاک پر برص کی مرض ہونا بتایا گیا ہے۔ اور جیسا آدم کے گناہ کے سبب سے بنی نوع انسان تمام دکھوں اور تکلیفوں کے متحمل ہوئے اسی طرح اسی کے سبب سے ساری زمین لعنتی ہوئی اور آدم کے گناہ اور اس کے نتیجہ کی متحمل ہوئی (پیدائش ۳: ۱۷) جس میں حیوانات نباتات اور جمادات سب شامل ہیں۔

جرمنی کی حالت زار اور اس کی شرائط صلح

ایمسٹرڈم میں جو ایک غیر جانبدار حال ہی میں برلن سے وارد ہوا ہے۔ یہ بیان کرتا ہے کہ پروشیائی افسر کہتے ہیں کہ ہمیں یہ پرواہ نہیں ہے کہ کون جیتے صرف یہ ہے کہ جنگ کا خاتمہ ہوجائے۔ اہل برلن اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جرمن اور دیر تک ٹھہرنے کے قابل نہیں ہے۔ غیرممکن کہ اتحادی فوجیں اپنی خندقوں سے بھگادی جاویں اور میدان جنگ میں ان کو شکست دیجاوے۔ ظاہر طور پر قلعہ ڈاؤمنٹ پر جو حملے کئے گئے ہیں۔ ان کو ایک کامیابی متصور کی جاتی ہے۔ برلن میں جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ ایک شاہی رسم ادا کی گئی تھی۔ اور ولیعہد کی بیوی اور اس کے بچوں نے ہنڈنبرگ اعظم کے بت میں کیلیں گاڑیں۔ اور بڑی بھاری سرگرمی ظاہر کی گئی۔

سٹیٹسمین کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ایکسچینج ٹیلیگراف کمپنی کا نامہ نگار مقیمی واشنگٹن خبر دیتا ہے کہ ذیل کی شرائط صلح جرمنی نے کرنل ہاؤس کو بہ اختیارات بتائیں تاکہ وہ پریذیڈنٹ ولسن کے پیش کرے۔ جرمنی نوآبادیات کی بحالی۔ سرویہ مانٹی نیگرو اور البانیہ تقسیم کردیجائیں۔ آسٹرو ہنگری اور بلغاریہ کو۔ یونان ٹرکی برطانوی اثرات سے آزاد ہو۔ روس فارس پر حکمرانی کرے۔ جرمنی بلجیم اور فرانس کے حصص مفتوحہ کو خالی کردے۔ برطانیہ عظمیٰ نہ نفع میں نہ خسارہ میں رہے۔ یہی کارسپانڈنٹ مسٹر مورس لا کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ کرنل ہاؤس نے یہ بھی رپورٹ کی ہے کہ اتحادی تجاویز صلح پر غور و فکر کرنے کے لئے راضی نہیں ہیں۔

پنجاب میں فصل کی حالت

ہفتہ مختتمہ ۱۱ مارچ پنجاب کی فصل اور موسم کی رپورٹ حسب ذیل ہے

عام طور پر موسم خشک ہے۔ بارش کی ہر جگہ اشد ضرورت ہے۔ رقبہ ہائے آب رسیدہ میں گندم اور دیگر فصل کی حالت اور توقع اچھی ہے۔ مگر بارانی رقبہ میں جنوب مشرق کی جانب خراب ہے۔ مگر اور کہیں قدرے اچھی۔ جنوب مشرق اور مغرب کے بعض حصص میں بارانی فصل بوجہ امساک بارش خشک ہو رہی ہے۔ موسم بہار کی فالتو فصل مثلاً تمباکو کی کاشت بعض اضلاع میں جاری ہے۔ اور معمولی ہے۔ مویشی عموماً اچھے اور موٹے تازے ہیں۔ مگر بعض اضلاع میں بوجہ قلت چارہ کمزور ہیں۔ پینے کا پانی اور نہری آبرسانی کے لئے کافی ہے۔ مگر انبالہ سے رپورٹ آئی ہے۔ کہ نہر میں پانی کم ہے۔ نرخ میں خفیف سی کمی آئی ہے اور عموماً درمیانہ ہے۔ انبالہ اور راولپنڈی میں گیہوں کی قیمت ۹½ سیر۔ فیروزپور اور لاہور میں ۱۰ سیر اور لائلپور میں ۱۱ سیر فی روپیہ اور لودیانہ میں اچھا آٹا ۱۰ سیر روپیہ کا ہے۔

پرتگال اور جرمنی میں سے کون حق بجانب ہے

اب جبکہ پرتگال اور جرمنی کے درمیان تخم مخاصمت آگ کر بار آور ہوگیا۔ اور اب اس کی فصل بھی کٹنا شروع ہوگئی ہے تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں میں سے کون اس مخاصمت کی تخم ریزی کا باعث ہوا ہے؟ آیا پرتگال یا جرمن؟ اور کس کو دنیا واجب طور پر اس معاملہ میں قصوروار ٹھہرانے کا حق رکھتی ہے؟ ان سوالوں کا جواب موجودہ حالت سے جس میں یہ دونوں یوروپین سلطنتیں اس وقت ہیں۔ اور اس امر سے کہ ابتدا اس مخاصمت کی کس کی جانب سے ہوئی کما حقہ مل سکتا ہے۔ اول جب ہم ان دونوں سلطنتوں کی فوجی طاقت کا خواہ وہ بحری ہو خواہ وہ بری مطالعہ کرتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ پرتگال کا جنگ میں مداخلت دینا اور جرمن کے مد مقابل آنا ایسا ہے جیسے کہ چیونٹی کا ہاتھی کے مقابلہ میں اٹھنا۔ کیونکہ جرمن کے مقابلہ میں پرتگال کی بحری اور بری طاقت کا کچھ تناسب نہیں ہے۔ اگرچہ پرتگال کے تازہ ترین پروگرام کے مطابق تین جدید ڈریڈناٹس تین کروزر بارہ بڑے بڑے جنگی جہاز



اور چھ بحری سرنگیں بنانے کی تجویز کی گئی ہے۔ مگر پھر بھی مشتبہ ہے۔ کہ یہ ساری چیزیں مکمل ہو چکی ہیں۔ امن قایم رکھنے اور حفاظت کے لئے اس کی کابن جنگی فوج میں صرف ۳۰۰۰ آدمی ہیں۔ اور اس کی بحری فوج میں صرف ایک پرانا جنگی جہاز پانچ محفوظ کروزر اور مختلف قسم کے پرانے گن بوٹس اور تارپیڈو بوٹس اور قریب ۶۰۰۰ محفوظ فوج ہیں۔ بلکہ اصل پوچھو تو بہت سی باتیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود جرمن نے دانستہ پرتگال کے حقوق پر حملہ کیا ہے۔ اور مغربی افریقہ کے پرتگالی مقبوضات کے اندر گھس گیا ہے۔ تاکہ اس کو اپنی قلمرو میں داخل کرے۔ خاصکر پرتگالی انگولا میں جس کی بابت ایک جرمن سیاح جو آغاز جنگ سے چند ماہ قبل یورپ میں واپس آیا تھا اور ان ذہنی نقوش کو جو اس کے دماغ پر پرتگالی نوآبادی کے اندر جرمن امیدوں کی بابت ثبت ہوئے تھے۔ ایک اخبار میں شائع کروایا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ ہمارے پو بارہ ہیں۔ صنعتی و حرفتی مال کے لئے یہ بڑی بھاری منڈی ہے۔ معدنیات کا خاصہ قارونی خزانہ ہے زرخیز اور صحت افزا ملک ہے۔ زراعت۔ مویشیوں کی پرورش۔ نقل مکانی کرنے کی عمدہ جگہ ہے۔ مغربی ساحل پر نہایت نفیس بندرگاہ ہیں۔ یعنی یہ وہ انعام ہیں جس کے ہم منتظر ہیں۔ یہی تو سبب ہے جنہوں نے جرمن کو پرتگال سے دست و گریباں ہونے پر مجبور کیا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی ایک امور ہیں۔ جنکا میلان اسی جانب ہے۔ ورنہ کہاں بے چارہ پرتگال اور کہاں جرمن۔ اس میں جرمن کے مقابلہ کا کہاں حوصلہ۔ کیا پدی اور پدی کا شوربہ۔

پنجاب کے محکمہ نہر کا خرچ اور آمدنی

۱۵-۱۹۱۴ء کے آخر میں پنجاب کی بڑی نہروں کا خرچ قریباً ۷½ کروڑ روپیہ تھا۔ اور کل منافعہ اس سال کے اختتام پر ۲۱¼ کروڑ روپیہ تھا۔ اس سال کی خالص محاصل ۲½ کروڑ روپیہ سے بھی زیادہ تھی۔ یعنی کل زر اخراجات پر ۱۴٫۰۷ فی صدی منافع ہوا۔ اس فصل کی قیمت کا تخمینہ سال زیر ریویو میں جو بذریعہ پنجاب کی نہروں کے پیدا ہوئیں ۲۷۷۶۲۹۴۷۱ روپیہ تھی۔ یہ محاصل اس عجیب کامیابی کی بین دلیل ہے جو بذریعہ انہار پنجاب آب رسانی کی وساطت سے پنجاب میں نمایاں ہوئی ہے۔ اگرچہ تین بڑی بڑی نہروں کے قیام کے وسیع کام کا پروگرام موجودہ حالت میں مکمل ہو گیا ہے۔ تو بھی ترقی اور انکشاف کے اور بھی ایسے خاکے اور تجاویز موجود ہیں جو انجینروں کی توجہ کے قابل ہیں۔ جن سے نہ صرف اور زیادہ وسیع رقبہ میں کافی صورت پر آبرسانی کا مفید عمل ظہور میں آ سکتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ملک کی فصل اور آمدنی میں نمایاں اضافہ ہو جانیکی کامل امید ہے۔

یورپین ایسوسی ایشن اور جرمن مشنری

۱۴ تاریخ کو دوسرا سالانہ جلسہ یورپین ایسوسی ایشن کا کلکتہ میں فراہم ہوا۔ اس میں اس کے پریذیڈنٹ مسٹر جی سی گاڈفری نے اثنائے تقریر میں جرمن مشنوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں کسی جرمن مشنری کو کام کرنے کی اجازت دینا نہ چاہئے۔ اور کہ اس دشمن کی تمام جائداد جو ہندوستان میں ہے ضبط کر لینا چاہئے۔ جنگ کے ختم ہو جانے کے بعد بھی دشمن کے کسی مشنری پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ ہندوستانیوں کے درمیان کام کرے۔ مسٹر گاڈفری نے یہ بھی تجویز پیش کی۔ ہندوستانی زخمی سپاہیوں کے علاج معالجہ کے لئے تمام ہندوستان میں ہسپتالوں کا انتظام کرنا چاہئے۔ اس نے اس امر کی بھی حمایت کی کہ ہندوستان کے ہر ایک برٹش آدمی کو ضرورۃً جنگی تعلیم دینا چاہئے۔ اس نے حضور وسیرائے کے بنگلہ میں ایک جرمن بینڈ ماسٹر کی موجودگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہز اکسیلینسی کے اس طرز عمل کے خلاف احساس کا ذکر نہ صرف ہمارے ہی ممبروں نے مجھ سے کیا بلکہ بہت سے گورنمنٹ افسران نے بھی یہی ذکر کیا۔

ٹرکی میں امریکن مشنری

برٹش ویکلی نامی اخبار راوی ہے۔ کہ امریکہ عنقریب ایک صدی سے ترکی سلطنت میں پروٹسٹنٹ مسیحیت کا واحد نمائندہ رہا ہے۔ اس عرصہ میں ۴۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر یعنی قریباً ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ امریکہ نے وہاں پر پروٹسٹنٹ تہذیب کے کالجوں مدرسوں اور دیگر محکموں کے قیام اور اجرا کے لئے بھیجے ہیں۔ ٹرکی میں جبکہ جنگ شروع ہوئی تو امریکہ کی کانگریگیشنل

کلیسیا کے متعلق ۲۰۹ مشنری موجود تھے۔ ان کے ماتحت ۳۰۰۰ تعلیم یافتہ ترکی کارندے ۴۵۰ مدرسے جن میں ۲۶۰۰۰ طلبا زیر تعلیم تھے۔ اور ۹ ہسپتال تھے جن میں ہر سال قریبا ۵۰۰۰۰ مریضوں کا علاج ہوا کرتا تھا۔

خوبصورتی } خوب صورت وضع قطع اور نورِ پیکر بشرہ فی الاصل

خوبصورت روح کی ایک طبعی اور ذاتی صورت ہوتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ روح اپنا گھر خود بناتی ہے۔ اور آدمی کے چہرہ سے اس کی روح کی خصلت اور صفات پہچانی جاتی ہیں۔ روح جسم پر تقدیم اور ترجیح رکھتی ہے اور جسم کو اپنی ہی مشابہت کے متشکل کرتی ہے۔ خالی دماغ آدمی کے چہرہ میں سے تمام معنی خیزیاں جاتی رہتی ہیں۔ اور شہوت پرست آدمی اپنا نہایت خوشنما چہرہ بگاڑ لیتا ہے۔ سرد مہر اور خودغرض آدمی کا چہرہ افسردہ اور نظر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ کمینی باتوں سے خوش اور ہمیشہ ریں ریں کرنے والے آدمی کی صورت و شکل سے سطوت اور رعب جاتا رہتا ہے۔ اور چہرہ پر سے خصلت کے آثار عنقا ہو جاتے ہیں ہر لحظہ کی نفرت اور حقارت خوبصورت خط و خال کو بدصورت بنا ڈالتی ہے۔

رنگوں کے ذریعہ جنون کا علاج } وہ زمانہ آرہا ہے اور اُمید ہے کہ جلد آئیگا جبکہ قسم قسم کے رنگ

جو ہم اپنے گرد و پیش روزمرہ دیکھتے رہتے ہیں۔ ہماری آسائش اور آرام کے بڑے کام آویں گے۔ اُس امر کا واقعہ اٹلی میں دیوانوں اور مجنونوں کے علاج معالجہ کے لئے ایک ہسپتال بنا ہوا ہے۔ جہاں صرف رنگوں کے ذریعہ اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس ہسپتال میں ایک خاص کمرہ ہے۔ جس کی کھڑکیوں اور دروازوں میں سُرخ اور نیلے رنگ کے شیشے لگے ہوئے ہیں اور اُس کی دیواروں پر بھی سُرخ یا نیلے رنگ کے نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ ایک سخت قسم کا جنونی مریض نیلے کمرہ میں ناگہاں داخل کیا گیا۔ اور اُس کے اعصاب پر رنگوں کا اثر کھلے طور پر پڑنے دیا۔ ایک مریض تو گھنٹے بھر میں صحت یاب ہوگیا۔ ایک مریض بنفشی رنگ کے کمرہ میں ایک دن تک رہ کر دماغی طور پر تندرست ہوگیا۔ سُرخ رنگ کے کمرہ میں ایسے عام قسم کے سودائیوں اور مالیخولیا کے مریضوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ جن کو بھوک بھی نہیں لگتی۔ جب سُرخ کمرہ میں رہ کر مریض باہر نکلتا ہے تو بڑا خوش اور ہشاش بشاش نظر آتا ہے۔

امریکہ کی جہازسازی } امریکہ کے محکمہ جہازرانی کے متعلق ماقبل

کی بہ نسبت اس وقت بہت زیادہ جہاز بن رہے ہیں جن سے موجودہ جہازوں کی زینت میں اور زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ چنانچہ ۹۸ تجارتی جہاز جنکا وزن ۳۰۰۰ ٹن سے بھی زیادہ ہوگا۔ اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ یا ٹھیکہ پر لے گئے ہیں۔ یہ اور دیگر چھوٹے چھوٹے جہاز جو بن رہے ہیں اُن کا کل وزن ۷۶۱۵۱۱ ٹن ہوگا۔ امریکین جھنڈے تلے جہازوں کا کل وزن یکم دسمبر کو جن کی تعداد ۲۶۸۸۸ تھی ۴۴۴۲۵۸ ٹن کیا تھا جس میں یکم جولائی سے ۵۰۰۰۰ ٹن کا اضافہ ہوا جو جہاز گم ہو گئے یا چھوڑ دیئے گئے یا دوسرے ممالک کے ہاتھ فروخت کئے گئے۔ اگرچہ ان کی تعداد ۲۷۲ تھی تو بھی ۱۸۷ جہازوں کی زیادتی ہوئی ہے۔ غیر ممالک سے ۲۳ جہاز امریکن جھنڈے کے نیچے آئے ہیں۔ اور ۳۶۴ جہاز محکمہ جہازرانی کے متعلق تعمیر ہوئے ہیں۔ اگرچہ ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۴ء کے ایکٹ کے مطابق ۱۷۱ جہاز غیر ممالک سے امریکن رجسٹر میں داخل ہوئے ہیں۔ تو بھی ۹۸ امریکن جہاز ماہ اگست سے اس وقت تک غیر ممالک کے رجسٹروں میں درج ہوئے۔ بہت سے بڑے بڑے جہاز تعمیر ہوئے ہیں۔ ان تیرہ کا وزن جن کا ذکر رپورٹ میں ہوا ہے۔ دس ہزار ٹن سے زیادہ کا ہے۔ بیس جہاز ۷۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰ ٹن کے درمیان وزن کے ہیں۔ اور چھتیس جہاز ۵۰۰۰ اور ۷۰۰۰ ٹن وزن کے درمیان کے ہیں۔ گیارہ جہاز کوئلہ کے ہیں۔ سینتالیس تیل کے لئے۔ ۴۳ جہاز عام باربرداری کے لئے۔ اور چھ مسافروں اور باربرداری کے جہاز۔

لنڈن ۳۰ مارچ۔ کوپن ہیگن کا ایک تار مظہر ہے کہ ناروے کا سٹیمر [illegible] جو نیویارک کو جارہا تھا فریڈرک شیون میں پہنچا ہے۔ اس پر ایک برٹش بحری سرنگ کے اہل جہاز تھے۔ اس بحری سرنگ نے اس جہاز کے کاغذات کا امتحان کیا۔ آبنائے کاٹیگٹ میں اور جہاز کو لیتھ میں جانے کا حکم دیا لیکن چونکہ اس کا کوئلہ کم تھا۔ اس لئے وہ فریڈرک شیون میں کوئلہ لے رہا ہے۔



مراسلات

احمد شاہ کا عملی فیصلہ

پندرھواں باب

دوہرا فیصلہ

فہمیدہ بیگم کو شفاخانہ سے واپس آئے ایک مہینہ گذر گیا۔ بے آرامی اور بے چینی کے خیالات جو پہلے اُسے تکلیف دیا کرتے تھے۔ اب اور بھی شدت کے ساتھ اُس پر حملہ آور ہوئے تھا یا اس کا سبب اس کی تنہائی کی بے تبدیل زندگی تھی یا اس کی زندگی اور ملکہ کی زندگی کا نمایاں فرق تھا جس کی وجہ سے وہ آرزو مند تھی کہ اس کی زندگی میں بھی کچھ تبدیلی وقوع میں آ جائے۔

وہ اکیلی بیٹھی اپنے خیالات میں غرق تھی کہ اتنے میں دروازہ کھلا اور اُس کا بڑا بیٹا آکر اس کے پاس بیٹھ گیا۔

وہ ماں کے اُداس چہرے کو دیکھ کر حیران سا ہو گیا۔ اور جس بات کے بتانے کو آیا تھا۔ اُس کے بیان سے ہچکچانے لگا۔ کیونکہ وہ سوچنے لگا کہ اس بات سے وہ اور بھی غمزدہ ہو جائیگی چنانچہ وہ بورڈنگ ہاؤس کے متعلق اور اپنے دوست شیر زمان خاں کے بارے میں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا۔ اس سے ان دونوں کے ملکر بائیبل پڑھنے اور امیر علی کے وعظ کا ذکر بھی آگیا آخرکار۔ اُس نے ماں سے مخاطب ہو کر کہا۔ "اماں جان کبھی آپ نے اس بات پر بھی غور کیا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ چچا صاحب ہی راستی پر ہوں اور ہم غلطی پر؟ اگر مسیحی دین ہی سچا دین ہو تو کون راستی پر سمجھا جائیگا؟"

فہمیدہ بیگم نے اس سوال کا کچھ جواب نہ دیا۔ لیکن کہنے لگی کیا تمہارے اس شہر میں آکر بسنے اور اپنے مسیحی رشتہ داروں سے ملنے جلنے کا یہی نتیجہ ہے؟ بس اب تم بھی مسیحی ہو جاؤ گے۔ شکر کی بات ہے کہ تمہارے والد اس ذلت و بدنامی کا ذکر سننے کو زندہ نہیں ہیں۔"

احمد شاہ نے کہا "اماں جان ایسا نہ کہئے خُدا کو جاننے اور خُداوند یسوع مسیح جیسے پاک و بے عیب کی پیروی کرنے میں کونسی بدنامی و بے عزتی ہو سکتی ہے؟ کیا آپ یہ نہیں چاہتیں کہ آپ کا بیٹا اپنے چچا کی طرح نیک اور راستباز آدمی بنجائے؟ مجھے اُن کی مانند بننے کا فقط یہی ایک وسیلہ نظر آتا ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے یسوع مسیح کی مانند بنجاؤں۔"

یہ سنکر ماں کی آنکھوں کے سامنے دوسرے بیٹے شاہنواز حسین کی شکل آگئی جس کی سستی اور بُری زندگی کے سبب سے وہ ہمیشہ فکرمند رہتی تھی۔ اور وہ صاف دیکھنے لگی کہ دوسرے بیٹے کا نیک مسیحی بننا بُرے مسلمانوں سے بہتر ہے تو بھی وہ بآسانی رضامند ہونے والی نہ تھی۔ چنانچہ اُس نے کہا یہ سب بے وقوفی کی باتیں ہیں۔ ذرا خیال کرو کہ تمہارے والد کیسے نیک آدمی تھے۔ فقط مسیحی لوگ ہی نیک نہیں ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ اُن سے بھی بعض بہت ہی بُرے ہیں۔" احمد شاہ نے بھی سنا تھا لیکن اُس نے جواب دیا "اماں جان اگر بعض مسیحی بُرے ہیں تو اس کا سبب یہ ہے کہ وہ سچے اور حقیقی مسیحی نہیں ہیں۔ کیونکہ مسیحی تو وہی ہے جو مسیح کی پیروی کرتا ہے۔ اور یہ ناممکن ہے کہ انسان اُس کی پیروی بھی کرے اور بُرا بھی ہو۔ اسی سبب سے تو میں مسیحی بننا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے پختہ یقین ہے کہ خُداوند یسوع مسیح ہی ایک ایسا شخص ہے جس کی زندگی ایسی پاک تھی کہ ہر امر میں میرے لئے نمونہ ہو سکتی ہے۔ اماں جان آپ ضرور دیکھیں گی کہ میرے چچا اور ملکہ کی زندگی اور بہت سے لوگوں کی زندگی سے بالکل مختلف ہے۔"

فہمیدہ بیگم نے کچھ دیر تک سوچ کر جواب دیا اور کہا "خیر بیٹا تم اتنی جلدی مت کرو۔ مجھ سے وعدہ کرو کہ تم ایک سال تک اور انتظار کرو گے؟"

احمد شاہ نے کہا "اماں جان! میں یہ وعدہ کیسے کر سکتا ہوں؟ آپ کی خوشنودی کی خاطر میں ایک مہینے تک اور ٹھہر جاؤنگا لیکن اس سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتا؟" پھر اس نے ماں کی طرف متوجہ ہو کر بڑی آرزو کے ساتھ کہا۔ "اماں جان میں آپ سے فقط ایک ہی بات کے لئے عرض کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ کیا آپ مہربانی سے اس کتاب میں خُداوند یسوع کا بیان پڑھینگی؟ مجھے یقین ہے کہ اگر آپ پڑھیں تو ضرور اُس کی پیروی کی

آرزومند ہونگی؟

فہمیدہ بیگم نے کہا "خدا نہ کرے"۔ لیکن اس کا یہ کہنا کچھ دلی جوش کے ساتھ نہ تھا۔ اور اگرچہ اس کے دل میں نیک بننے کی کوئی خواہش نہ تھی تو بھی وہ سوچنے لگی کہ اگر میں مسیحی ہوجاؤں تو ملکہ کی طرح آزادگی سے اِدھر اُدھر جہاں چاہوں آجا سکوں گی اور اس تنہائی کی وبال جان زندگی سے نجات پاؤں گی۔ لیکن اس نے اپنے بیٹے پر اس خیال کو ظاہر نہ کیا۔

جب احمد شاہ چلا گیا اور وہ اکیلی بیٹھ کر سوچنے لگی تو اور بھی صفائی سے دیکھنے لگی کہ شاید اسی وسیلہ سے زندگی کی موجودہ ابتر حالت سے نجات پاؤں۔ ملکہ سے بھی اچھی طرح مل جل سکوں گی۔ اور ممکن ہے کہ میری آرزو آخرکار پوری ہو اور ملکہ میری بیٹی بنجائے۔

پس اس نے یہ فیصلہ کیا کہ احمد شاہ کو انجیل لانے کی اجازت دونگی۔ اور اگرچہ کسی پر اپنے دلی راز کو ظاہر نہ کرونگی تو بھی مسیحی ہونے کے بارے میں غور و فکر کروں گی۔ اس کے مرحوم شوہر کا خیال بھی اس کی راہ میں رُکاوٹ کا باعث نہ ہوا۔ کیونکہ وہ تو اُسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ گیا تھا اور اب وہ ہر طرح سے اپنی فلاح و بہتری سوچنے اور عمل میں لانے میں آزاد تھی۔ اور اگر وہ ایسا کرنے سے اپنے بیٹے کو بھی خوش کر سکتی تو اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا تھا۔

دوسرے روز ملکہ کو ایک خط بھیجا گیا کہ کسی ضروری بات کے لئے چچی فوراً بلاتی ہیں۔ ملکہ کو اندیشہ تھی کہ احمد شاہ کے اسلام سے برگشتہ ہونے پر سخت رونا دھونا سننا پڑیگا۔ لیکن اس کے عوض چچی نے بالکل سنجیدگی سے کہا "آخرکار تم نے اور تمہارے باپ نے احمد شاہ کو سکھا بجھا کر مسیحی ہونے پر راضی کر ہی لیا"۔

ملکہ نے کہا "نہیں چچی ہرگز نہیں۔ ہم کو کسی کا مسیحی ہونا پسند نہیں جب تک کہ وہ خود مسیح کو پیار نہ کرے۔ اور فی الحقیقت اس کی پیروی کرنا چاہے۔ جب تک احمد شاہ نے خود میرے والد سے گفتگو نہیں کی انہوں نے اُسے کچھ بھی نہیں کہا۔ ہم تو فقط دعا کرتے تھے۔ یہ تو انجیل پڑھنے کا نتیجہ ہے اور اس میں ہمارا کچھ دخل نہ تھا۔ اس سے اُس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے دیکھ لیا کہ فقط مسیح ہی محبت و پیروی کے لایق ہے"۔

فہمیدہ بیگم نے فقط آہ کھینچی اور زبان سے کچھ نہ کہا اور ملکہ نے نہایت پیار سے اپنی چچی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا "پیاری چچی آپ بھی ہمارے خداوند یسوع کا حال پڑھئے اور ہمارے ساتھ شریک ہو جایئے۔ یہ بہت ہی خوشی کی بات ہوگی"۔

بیگم صاحبہ نے کہا "تو پھر شاہنشاہ حسین کا کیا حال ہوگا؟ اگر ہم سب اُسے چھوڑ جائیں تو وہ کیا کریگا؟ اگر تم میری مرضی کے مطابق کرتیں تو شاید وہ بھی مسیحی ہو جاتا۔ لیکن تم نے اُسے رد کر دیا اور اب کیا جانیں اُس کا کیا حال ہوگا"۔

ملکہ اس کا کچھ جواب نہ دے سکی۔ اور پھر اِدھر اُدھر کی باتیں ہونے لگیں۔ لیکن چلتے وقت ملکہ نے پھر کہا "چچی آپ اس مضمون پر ضرور سوچئے ذرا خیال فرمادیں کہ اگر آپ بھی احمد شاہ کے ساتھ بپتسمہ لینے کو تیار ہوں تو اُسے کیسی خوشی اور شادمانی ہوگی۔ اور ہم سب کے سب کیسے خوش و خرم ہوں گے"۔ فہمیدہ بیگم نے تو اپنی بھتیجی کو نہ بتایا کہ میں نے انجیل پڑھنے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن چند روز کے بعد اُس نے اُس کے ہاتھ میں انجیل دیکھ کر معلوم کر لیا۔

ہندوستان کی رُوحانی لیڈی

ماہ اکتوبر میں ان سطور کے لکھنے والے کو اور چند دیگر لاہور کے عیسائیوں کو لکھنؤ میں ایک کانفرنس میں شامل ہونے کا موقعہ ملا اس کانفرنس میں مسٹر شیروڈ ایڈی اور جنوبی ہند کے مسٹر کے۔ ٹی۔ پال بھی موجود تھے۔ وہاں ہم نے مسٹر ایڈی اور دیگر حاضرین کانفرنس سے جنوبی ہندوستان چین اور کوریا میں خدا کی قدرت کے کرشموں کے متعلق سنا۔ اتنا ہی نہیں کہ ان ملکوں کی کلیسیاؤں میں ایک بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اُن کو ایک نئی روحانی زندگی ملی ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ دیگر جگہوں میں انجیل کی منادی کرنے کے لئے گئے۔ اور وہاں نہایت ہی حیرت انگیز نتائج حاصل ہوئے۔ یہ بشارتی تحریک بڑی طاقت۔ جوش اور ہمت سے نشوونما پا رہی ہے۔ اور بہت سے لوگ خدا کی بادشاہت میں شامل ہونے کے لئے لائے جا رہے ہیں۔ غالباً بہت سے لوگوں نے مشرق کی عجیب بیداری کے متعلق کچھ نہ کچھ سنا یا پڑھا ہوگا۔ مگر میں کوشش کرونگا کہ مختصر طور پر گذشتہ سال میں ان جگہوں میں جو بڑے بڑے واقعات ظہور میں آئے اُن کا تذکرہ کروں۔

اوّلاً۔ خدا کے بہت ہی عجائبات و کمالات کوریا میں ظاہر ہوئے ہیں۔ ۳۰ سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں گذرا جبکہ پہلی دفعہ ایک پادری وہاں



بھیجا گیا۔ اور جونہی کہ وہ کوریا کے ساحل پر اُترا وہاں کے باشندوں نے اُسے قتل کر دیا۔ کوریا کے لوگ نہ تو کسی اجنبی کو اور نہ ہی مسیح کی انجیل کو سُننا چاہتے تھے۔ بعد ازاں اور پادری وہاں گئے اور آٹھ سال کی محنت کے بعد سات آدمیوں کو پنگ یانگ میں بپتسمہ دیا گیا۔ یہ سات آدمی بڑے باہمت اور جوشیلے مسیحی تھے اور اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے تھے کہ دوسرے ہموطنوں کی مذہبی ضروریات کے متعلق اُن کا کیا فرض ہے۔ اور اس لئے اُنہوں نے اپنا سارا وقت بغیر کسی باقاعدہ بیرونی مالی امداد کے انجیل کی منادی کرنے پر وقف کر دیا۔ گذشتہ ۲۲ سال میں پنگ یانگ میں وہ سات آدمیوں کی تعداد ۱۵۰۰۰ تک بڑھ گئی ہے۔ اور اس گرجے سے جس کو اُم الکلیسیا کہنا چاہئے۔ اس وقت تقریباً ۲۴ مختلف کلیسیائیں جاری ہوئیں۔ کوریا کے عیسائیوں کے بڑے کارہائے نمایاں کی کئی شاخوں میں سے یہ ایک ہے محض اس لئے کہ ان کے ملک میں انجیل ایک خوشخبری خیال کیجاتی ہے۔ اور ہر ایک عیسائی ایک سرگرم اور دیندار شاہد ہے بہت سی جگہوں میں اُنہوں نے ایک قانون بنا دیا ہے کہ کوئی آدمی پورے طور پر ممبر نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ کم از کم ایک آدمی کو مسیح تک نہ لے آئے۔ ایسے آثار موجود ہیں جس سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مشرق قطعے میں پہلا ملک مسیحیت اختیار کرے گا۔ وہ کوریا ہوگا۔ چین میں بھی قدرت کے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں۔ پچھلے سال چین میں ایک نیا جوش پیدا ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے اعلےٰ طبقے کے لوگ جو مسیحیت کے سخت دشمن تھے۔ مسیح پر ایمان لائے۔ چین کے تعلیمیافتہ طبقے میں انجیل کے سننے کی طرف ایک میلان پایا جاتا ہے۔ بہت سی میٹنگوں میں جو سلسلہ وار مسٹر اڈی کے زیر صدارت ہوئیں اور جن میں ایک لاکھ سترہ ہزار چھ سو پانچ لوگ شامل ہوئے اور دس ہزار چھ سو سے زیادہ لوگوں نے خطوط پر دستخط کرکے وعدہ کیا کہ ہم مسیح کی زندگی کا مطالعہ کریں گے اور جب ہم کو حقانیت معلوم ہو جائے گی۔ تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ فوکیاں میں صوبہ بھر کے لئے بشارتی کوشش اختیار کی گئی۔ جس میں چھ سو چیدہ اور ٹرینڈ عیسائیوں نے حصہ لیا۔ ایسے ہی اور تیاریاں دوسرے صوبوں میں کی جا رہی ہیں۔ بالخصوص کوانگ تنگ۔ ہوناں اور منچوریا میں چین کی کلیسیاؤں کے لیڈر محسوس کرتے ہیں کہ وہ ایسے موقع کے بالمقابل ہیں جو کہ روحانی زندگی اور کلیسیا کی تیاری کی طاقت سے محدود ہے۔ کاش کہ وقت ہوتا اور گنجایش ہوتی۔ اور ہمیں پورے طور پر ان عجیب برکتوں کے متعلق لکھتا جو چین کی کلیسیا پر نازل ہوئیں یہی کہنا کافی ہوگا کہ چین میں خدا کے اس عجیب کام کی رپورٹ جب جنوبی ہندوستان میں پہونچی تو مسٹر کے ٹی پال جو کہ جنوبی ہندوستان کی متحدہ کلیسیا کے لیڈر اور نیشنل مشنری سوسائٹی کے سکرٹری ہیں۔ اور اس کلیسیا کے دوسرے لیڈر اکٹھے ہو کر دعا مانگنے لگے کہ اے آسمانی باپ چین میں اس کام کا سلسلہ جاری رہے۔ اور ایسی ہی برکات جنوبی ہندوستان پر نازل ہوں جب اُنہوں نے دعا مانگی تو اُنہوں نے محسوس کیا کہ ہم اپنی دعاؤں کے جلسوں کو زیادہ وسیع بنائیں اور اس لئے جنوبی ہندوستان کی تمام کلیسیاؤں کو ایک عام دعا کی دعوت دی گئی۔

تمام جنوبی ہندوستان کے عیسائی ایسی روحانی بیداری کے لئے دعا مانگنے لگے اور انجیل کے اور بشارتی طریقوں کے مطالعہ سے اُس کی تیاری شروع کی اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنوبی ہندوستان کی کلیسیا نے فیصلہ کیا کہ ایک ہفتہ بشارتی کوشش کے لئے وقف کیا جائے۔ اور اُن کو یقین تھا کہ خدا کی طاقت اور برکت ظاہر ہوگی۔ گذشتہ ستمبر میں یہ ہوا اور بڑے اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ اس ہفتے میں تقریباً آٹھ ہزار تین سو کارندوں نے اپنے معمولی فرائض چھوڑ دیئے اور قولاً فعلاً مسیح کی منادی شروع کر دی۔ تنخواہ پانے والے مشن کے کارندوں کی مجموعی تعداد تین ہزار دو سو ٹھہرتی تھی۔ سو ظاہر ہے کہ ان میں نصف سے زیادہ لوگ ایسے تھے جنہوں نے اس کام میں خود بخود حصہ لیا۔ یہ کارندے تین ہزار آٹھ سو چودہ شہروں اور گاؤں میں گئے۔ اور تین لاکھ آدمیوں سے گویا ہوئے اُنہوں نے ۸۵۰۳ لوگوں کو مسیح کی تعلیم اور زندگی کے مطالعہ کی خواہش اور مطالعہ پر آمادہ کیا۔ اور تقریباً ۶۴۲۲ لوگوں نے فی الواقعہ مسیح کو مان لینے کا فیصلہ کیا اور بپتسمے کے لئے اُمّیدوار ہوئے۔ ان میں سے بہت سے لوگ طبقہ وسطےٰ سے تھے۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ مذکورہ بالا کوششوں کو اختیار کرنے سے پہلے اُنہوں نے شہادت دی۔ اور لمبی اور بڑی تیاری کی اور انجیل کا مطالعہ کیا اور دعا مانگی۔ کسی جگہ یہ روحانی فتوحات حاصل نہیں ہوئیں سوائے اُن جگہوں کے جہاں لوگوں نے متواتر سرگرمی اور خلوص دلی سے دعائیں مانگیں۔ اس دعا کے بغیر روحانی زندگی کا گہرا اثر

نہیں ہو سکتا۔ اور خدا سے گہرا تعلق پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور گمشدہ لوگوں پر ہم غالب نہیں آسکتا۔ ان مختلف جگہوں میں خدا کے اس عجیب کام کی خبر پہنچی۔ اور مسٹر کے۔ ٹی۔ پال سے درخواست کی گئی کہ وہ اُن کے متعلق پریسبٹیرین چرچ کی جنرل اسمبلی کے سامنے جو کرسمس کی تعطیلات میں ہوئی لکچر دیں۔ اس تیاری کی کہانی متحدہ عیسائی کوشش کے اس عجیب کام کو سُنکر اور یہ سُن کر کہ جنوبی کلیسیا کوشش کر رہی ہے۔ کہ فروری ۱۹۱۷ء میں ایک ایسا ہی کام شروع کرے۔ جنرل اسمبلی نے سرگرمی تقدیس اور دعا کی روح میں فیصلہ کیا۔ کہ جو کچھ خدا نے کوریا چین اور جنوبی ہندوستان میں کیا ہے۔ شمالی ہندوستان میں بھی کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم عیسائی علیحدہ علیحدہ اور کلیسیا کے طور پر پورے طور سے تیاری کریں اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کریں تاکہ وہ ہم کو اپنے حصول مطلب میں استعمال کرسکے۔ چنانچہ رہنمائی کے لئے دعا کے بعد جنرل اسمبلی نے پختہ عزم کیا کہ اپنی کلیسیاؤں سے درخواست کرے کہ وہ ایک سال اس مدعا کے لئے وقف کردیں کہ سال میں وہ انجیل کا مطالعہ کریں۔ دعا مانگیں۔ اور شہادت کے ذریعہ سے تیاری روحانی طور پر شروع کریں۔ تاکہ سال آئندہ کے موسم بہار میں تمام کلیسیا کے ممبر ایک وسیع بشارتی کام شروع کریں۔ غالباً یہ سب سے بڑی دور اثر بشارتی کوشش ہے کہ جو کہ ہندوستانی کلیسیا نے اختیار کی ہے۔ یہ اسی حالت میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ اگر ہر ایک عیسائی خدا کے لاانتہا خزانوں۔ مسیح کی بے قیاس دولت اور انجیل کی ناقابل ہونے والی طاقت کا علم رکھتا ہو۔ اور متفقانہ دعا کے ذریعہ سے مصمم ارادہ کرے کہ اس کی زندگی کے ذریعہ سے یہ سب اُن تباہ ہونے والی روحوں کے لئے ہے۔ جو اس کے گرد ہیں۔ جنرل اسمبلی نے پورے طور پر محسوس کیا کہ قبل اس کے کہ کوئی بشارتی کام شروع کیا جاوے۔ کلیسیا کی روحانی تیاری اشد ضروری ہے۔ کیونکہ ایسے اہم کام کو بغیر تیاری کے شروع کر دینے سے مایوسی یقینی ہے۔ وہ اسبات پر یقین رکھتے تھے کہ سوچ بچار۔ خدا کے کلام کے مطالعہ اور دلی متواتر اور مستقل دعا سے الٰہی طاقت کے خزانے ہمارے استعمال کے لئے ہی جائینگے ضرورت اس بات کی ہے کہ خداوند مسیح کے کلام کی یاد کو تازہ کیا جاوے "اگر تم مجھ میں قائم رہو۔ اور میرے لفظ تم میں قائم رہیں تو مانگو جو تمہاری مرضی ہے وہ تمہارے لئے ہو جاوے گا۔ یوحنا ۱۵: ۷"

"وہ جو مجھ میں قائم ہے۔ اور میں اُس میں قائم رہتا ہوں وہ ہی پھل لاتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے یوحنا ۱۵: ۵"

آؤ ہم پھر مسٹر اڈی کے الفاظ کو یاد کریں۔ وہ کہتا ہے کہ جہاں کہیں میں نے مسیحیوں کو باقاعدہ گرمجوشی سے مطالعہ انجیل۔ مستقل دعا اور دلیرانہ شہادت سے کام کرتے ہوئے پایا ہے۔ وہاں میں نے خدا کی بادشاہت کو طاقت سے آتے ہوئے دیکھا ہے۔

مطالعہ انجیل دعا اور شہادت۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ شمالی ہندوستان میں بڑی برکت ہماری تیاری سے نازل ہو تو ضرورت ہے کہ ہم دعا کریں اور انجیل کا مطالعہ کریں جنرل اسمبلی اپنی ملکی بشارتی کمیٹی کی وساطت سے ہر ایک عیسائی کو انجیل کے مطالعہ اور دعا کے لئے سرگرم کھینچ رہی ہے۔ اور ساتھ ہی وقتاً فوقتاً خاص دعا کے سرکلر اور انجیل کے کورس اس روحانی تیاری میں رہنمائی کرنے کے لئے جاوینگے۔ اس دعا اور مطالعہ انجیل کے متعلق اگلے ہفتہ اسی اخبار میں لکھا جائیگا۔

آؤ ہم سب ایمان رکھیں کہ خدا شمالی ہند کے لئے وہی کام کرنے کے لئے تیار۔ مشتاق اور لائق ہے۔ جو اُس نے کسی اور جگہ کیا۔ آؤ ہم ایمان رکھیں اور خدا کے وعدوں کی گرفت کریں۔ اور آگے بڑھیں۔ اور اس بشارتی کوشش کو جس کی ہم اتنی دیر سے اُمید رکھتے تھے اور جس کے لئے دعا مانگتے تھے ایک خاص حقیقت بنائیں۔ راقم:-

پادری ڈبلیو جے مکمی صاحب
پرنسپل رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور

رباعی

گھر کر گئی سینے میں محبت تیری۔
ممکن نہیں دیکھوں نہ جو صورت تیری
پتھر کی لکیر مٹ سکیگی نہ کبھی
کچھ کھیل خدایا نہیں اُلفت تیری

رباعی

ہستی ہے یہ کیا جس پہ ہیں گل شاد عبث
مرغان چمن کرتے ہیں فریاد عبث۔
ویرانہ میں یہ نالہ عبث ہے ذاکر
پیری میں جوانی کی کیوں ہے یاد عبث

ذاکر (میرٹھی)



شعر و سخن

غزل

نہیں عشق حقیقی بجز دل کے جو سینے میں
زہر نے میں مزہ ہے اور نہ ہے کچھ لطف جینے میں
خدا کے فضل سے مجھکو کسی شے کی نہیں حاجت
بھری ہو دولت جلیے مرے دل کے خزینے میں
مجھے نار جہنم سے بچانا آپ کا جینے -
رہیگا نقش محشر تک مرے دل کے نگینے میں
نہیں ہٹتا ہٹائے سے تصور آپ کا دل سے
یہ کیسی آتش سوزاں لگی ہو میرے سینے میں
قمر ہرگز نہ چھوڑونگا کبھی دامن مسیحا کا
منقش نام جسکا ہے مرے دل کے نگینے میں

غزل

دل میں جو اک خوشی ہے شفیع انام کی
ہے دھن لگی ہوئی ہے مینا و جام کی
عقبیٰ کا فکر ماسیو کچھ تم کو چاہیے
آمد بہت قریب ہے روز قیام کی
کچھ بھی چھپا نہیں ہے خدائے کریم سے
وہ جانتا ہے راہیں ہر اک خاص و عام کی
مرنے کے بعد جائینگے جنت میں بے شبہ
جو قدر دل سے کرتے ہیں اسکے کلام کی
جنت میں جگہ دینا اسے جیسے جلا کر
دن رات ہے دعا یہی تیرے غلام کی
جب تک نہ حکیم نہ حاذق کوئی ملے -
امید ختم دل کے نہیں التیام کی

رسید زر

پادری ایس کرنیلیوس	۱/۸ عہ
پی ایم بحوردس	۱/۸ عہ
سکریٹری لندن مشن (ضب)	۱/۸ عہ
مسٹر وائی ۔ پی تھامیل	۱/۸ عہ
مس اے ایم پورٹر ۲ کاپی	صہ
پادری کیپٹن ایم جی گولڈ سمتھ	صہ
مسٹر ایم سالسبری ۶ ماہ	عہ
پادری ہنگول	۱/۸ عہ
مسٹر شاہ دانشمند	۱/۸ عہ
ہیڈ ماسٹر دس ا	۱/۸ عہ
دی کیر تیکہ	۱/۸ عہ
مس اے ایل کورٹویل	۱/۸ عہ
ہیڈ ماسٹر ریڈ کریسچن	۱/۸ عہ
پادری یونس مسیح	۱/۸ عہ
مسٹر ایم ٹامس	۱/۸ عہ
” جے پیٹر	۱/۸ عہ
پادری جیونمل	۱/۸ عہ
بابو رحمت مسیح	۱/۸ عہ
مسٹر بی جاشوا	۱/۸ عہ
پادری دیارام	۱/۸ عہ
مسٹر ایس جے سٹرٹین	۱/۸ عہ
پنڈت لبشنداس	۱/۸ عہ
پادری ایف ویب	۱/۸ عہ
بابو چھیتر لال	۱/۸ عہ
پادری این دیسائی	۱/۸ عہ
مسٹر جے مارشل	۱/۸ عہ
” گورا دتا	۱/۸ عہ
ڈاکٹر عابد مسیح	۱/۸ عہ
اپوسیلاس پال	۱/۸ عہ
بابو کرنیلیس	۱/۸ عہ
مسٹر ایشور سنگھ	۱/۸ عہ
کیٹی گسٹ (ع)	۱/۸ عہ
مسٹر مسیح دیال	۱/۸ عہ
مسٹر ولی بدھ رام	۱/۸ عہ
” طالب مسیح	۱/۸ عہ
بابو حنیف اللہ خاں	۱/۸ عہ
پادری جی ایچ کے	۱/۸ عہ
” کھیڑا مل	۱/۸ عہ
” جاتی رام	۱/۸ عہ
مسٹر ایم سی ہرسٹ	۱/۸ عہ
پنڈت کستوری لال	۱/۸ عہ
بابو کنھیا لال	۱/۸ عہ
مسٹر شاتی ایل	۱/۸ عہ
ڈاکٹر ایم جیمس	۱/۸ عہ
” جے ۔ ڈبلیو جیمس	۱/۸ عہ
پادری بی ایس ایڈیسن	۱/۸ عہ
مسٹر جے سی رو	۱/۸ عہ
مسٹر گوپی چند (۶ ماہ)	عہ
بابو ہیرا لال	۱/۸ عہ
مسٹر اے بی باجپائی	۱/۸ عہ
ڈاکٹر ایف ایم خاں	۱/۸ عہ
مسٹر ایس کرآوزر آکھی	۱/۸ عہ
مسٹر سی ۔ ایس ڈیوڈ	۱/۸ عہ
مس ہیرس	۱/۸ عہ

باقی دارد

نوازش کرکے اسکو پڑھیں اور اس پہ عمل بھی کریں

ہم نے اردو قرآن کی قیمت ایسے مسیحی منادوں کے لئے جن کی آمدنی ۳۰ روپیہ ماہوار سے کم ہو آخر جون سنہ ۱۹۱۶ء تک معہ محصول ڈاک صرف دو روپیہ (عہ) مقرر کی ہے۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگوں نے اس قیمت پر طلب کیا اور پھر بلاوجہ واپس کر دیا۔ اب آئندہ کو ہم منادوں کو جن کی آمدنی تیس روپیہ ماہوار سے کم ہے اخیر جون سنہ ۱۹۱۷ء تک اس شرط پر عہ پر روانہ کرینگے اگر وہ درخواست کے ساتھ ہی عہ ارسال کریں اور ہم کتاب رجسٹری کرکے روانہ کرینگے۔ اگر درخواست کے ساتھ قیمت نہ آئی تو کتاب ہرگز روانہ نہ ہوگی۔ پوری قیمت اردو قرآن کی معہ محصول ڈاک ہے اور ہندی قرآن کی [illegible] قرآن رومن حروف میں نہیں چھپا ہے۔ صرف اردو اور ہندی میں ہے۔ راقم۔ احمد شاہ
ایس۔ پی۔ جی مشن ہمیرپور۔ (ممالک متحدہ)

ضرورت

دورے کے کام کے لئے ایک گانے بجانے والے مسیحی استاد کی جو کہ پنجابی زبوروں اور اردو غزلوں کے راگ ڈھونڈ نکال سکے۔ ذیل کے پتہ پر ضرورت ہے۔

سردار لال سنگھ، رینگرہ پسرور
ضلع سیالکوٹ

برنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور (پنجاب)

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے ایک اعلےٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید بریں سکول کے ماسٹر صاحبان بڑے لایق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہو۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیج دیں۔

المشتہر
پرنسپل برنگ ہائی سکول۔ بٹالہ۔
ضلع گورداسپور

اشتہار

کئی ایک مسیحی موچیوں (شومیکرز) کی ضرورت ہے۔ ایک مسیحی کارخانہ کفش سازی میں ہے تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد سٹر گرے کے نام پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

سائنٹیفک بوٹس اینڈ شو فیکٹری
نزد پوسٹ آفس۔ ڈیرہ دون۔

۹۵ نوٹ۔ ڈاکٹر امیر سنگھ جن کی کانوی جنتری سنہ ۱۹۱۷ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے۔ ۱۰ شریف پڑھے لکھے اشخاص کے نام اور پتہ لکھنے پر جنتری بلاقیمت و محصول بھیجی جاتی ہے۔

امراض مستورات

کی دوا۔ عورتوں کی بیماری میں نہایت مفید ماریں ملک کی مشہور دوائیں وائی بنفشہ اور ویدک کی قدیم زمانہ کی مشہور دوائیں اسوک وغیرہ کئی ایک دوائیوں کو ملا کر یہ دوا تیار کیگئی ہے۔ ہر اقسام کے امراض مستورات کی دوا ہے۔ کمزور رحم (بچہ دان) کو طاقت دیتی ہے اور صاف رکھتی ہے۔ اور علاوہ اس کے ہر مرض کو فایدہ پہونچاتی ہے۔ قیمت عہ محصول ڈاک وغیرہ فی شیشی ۸ر المشتہر ڈاکٹر امیر کے ڈوسن نمبر ۵۵ تارا چند دت اسٹریٹ۔ کلکتہ۔ ڈیپارٹمنٹ نمبر

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ۔

حرفتی کارخانہ جات ہیں جو مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عمدہ کام کر رہے ہیں۔ مسٹر [illegible] ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ء سے [illegible] ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی نگرانی [illegible] چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے [illegible]

پادری ای ایم ویری صاحب وی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا۔